DATE: 10-1-24

اسلامیات

Muhammad Mustafa
NOA LMS- 31858
Mock Test

سوال نمبر ۲

اسلام میں عقیدہ آخرت:

عقیدۂ آخرت اسلام کی شرطِ کمال میں سے ایک ہے یعنی اس کے بغیر انسان دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ایمانِ مفصل کی روشنی میں عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنا اور اس کو دل و زبان سے مان لینا بے حد ضروری ہے:

"امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت"

ترجمہ:

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں پر اور اس کے سب رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی و بری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر۔

اس میں "والیوم الآخر" کے الفاظ عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کے متعلق ہے۔ علاوہ ازیں ارشاد

باری تعالیٰ ہے:

"مالک یوم الدین ۝" (الفاتحہ: 03)

ترجمہ:

"جو یومِ حساب کا مالک ہے"

گویا اس بات میں بالکل شک کی گنجائش نہیں کہ آخرت پر ایمان ضروری ہے یا نہیں جس کا اظہار قرآنی تعلیمات سے بخوبی ہوتا ہے۔

• **یومِ آخرت جزا و سزا کا تصور:**

آخرت کے دن کو روزِ محشر بھی کہا گیا ہے اور اس کا انعقاد اس لئے ضروری ہے کہ اس دن تمام انسانوں کے دنیا میں کئے گئے اعمال پر انہیں جزا یا سزا دی جائے گی۔ نیک اعمال کرنے والوں کو بدلے میں جنت اور برے اعمال کرنے والوں کے لئے دوزخ ہوگی۔ قرآن حکیم میں جگہ جگہ جنت کی نعمتوں کا ذکر ہے خوشخبری سنائی گئی ہے۔

"الا الذین امنو وعملو الصلحت فلھم اجر غیر ممنون ۝" (التین: 6)

ترجمہ:

مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بدلے میں نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

لہٰذا اس بات میں شک کی گنجائش نہیں کہ وہ دن حساب کتاب کا دن ہے اللہ بدلہ ملنے کا دن ہے۔

عقیدہ آخرت کے معاشرے پر اثرات:

1) اعمالِ صالح کی ترجیح:

جب انسان اس پر یقین صادق رکھتا ہے کہ اس کو نیک اعمال کرنے کے بدلے میں جنت ملے گی تو وہ نیکی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اس کے ایک معاشرہ پر بہترین اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ایک خوبصورت معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ وہ انسان جب نیکیوں کا خیال کرنے لگتا ہے تو اخوت اور بھائی چارے کی ایک نئی صورت پروان چڑھتی ہے۔

2) حقوق العباد کی پاسداری:

عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص ہرگز دوسروں کی حق تلفی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ بخوبی آگاہ ہوتا ہے کہ اگر وہ حقوق العباد کا غاصب ہوگا تو روزِ حشر اس کی سزا پائے گا۔ اس کے معاشرے کا توازن برقرار ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص حق تلفی کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔

3) بدعنوانی اور ذخیرہ اندوزی جیسے عناصر کا خاتمہ:

دینِ اسلام نے ہر انسان کو جینے کے لیے ایک متوازن معیار دیا ہے کیونکہ اس کے نزدیک سب انسان برابر ہیں مگر متقی لوگ بہتر انجام کے حقدار ہیں اور ان کو فوقیت بھی حاصل ہے۔ جب انسان کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کو اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جواب دینا ہے تو وہ کسی کے اناج

CamScanner

کو ختم کر دے گا۔ پاکستان کو درپیش مسائل میں بدعنوانی اور ذخیرہ اندوزی سرِ فہرست ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص ذخیرہ اندوزی کرے اور قحط پڑ جانے پر اس کو مہنگے داموں فروخت کرے اس کے لئے سخت وعید ہے۔" (البخاری)

عقیدہ آخرت پر ایمان معاشرے کے توازن کا ضامن ہے۔

4) گناہوں سے دوری:

عقیدہ آخرت انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے کیونکہ سزا کا تصور بہت دردناک ہے۔ باری تعالیٰ کا خوف انسان کو گناہ کی طرف بڑھنے نہیں دیتا یوں انسان بدکاری، جوا، شراب نوشی جیسی لغو بیماریوں سے دور رہتا ہے۔ معاشرے میں عدم توازن تب ہی جنم لیتا ہے جب برے اعمال زیادہ ہوں اور نیک اعمال کم۔ اس لئے یہ از حد ضروری ہے کہ گناہوں سے خود کو دور رکھا جائے تاکہ معاشرے کا حسن برقرار رہے۔

5) برابری کا تصور:

میدان حشر کے متعلق ہے کہ اس دن تمام انسانیت وہاں موجود ہوگی اور اس سے ان کی شناخت واپس لے لی جائے گی کوئی کسی کا دوست شناسا نہیں ہوگا محض اپنی کوششیں کو جزا ملے گی جو کہ سب کا بیوں گے۔ یعنی برابری کا تصور

ذہنوں میں آجاتا ہے کہ اگر وہاں سب برابر ہوں گے تو دنیا میں بھی برابری کا تصور ہونا چاہیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہ"
(التین:4)

ترجمہ:
بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت پر تخلیق فرمایا۔

اس کے بعد انسان کے پاس کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ خود کو بہتر گردانے اور کسی دوسرے کو کم تر کیونکہ خدا نے تو سب کو بہترین تخلیق کیا ہے۔ اس سے معاشرے کو برابری کا درس ملتا ہے اور خوبصورت معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

عقیدہ آخرت کے فرد پر اثرات

1) اخلاقی بلندی:

عقیدہ آخرت کا قائل انسان بدکرداری، جھوٹ، فریب کی طرف مائل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ اس نے اپنے پروردگار کا جواب دینا ہے۔ اس سے ایک انسان کے اندر ان تمام برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ اخلاقی بلندی کی طرف بڑھتا ہے۔

2) کردار سازی:

کردار سازی ایک ایسا عمل ہے جس کو اسلام نے بہت اہمیت دی ہے۔ جزا و سزا کا تصور بھی اسی لیے ہے کہ انسان حیوانوں کی طرح بدتر نہ ہو بلکہ

CS CamScanner

اپنا کردار اُجلا رکھے۔ اسلام نے ہر بری شے کو حرام کر کے انسان کو بہتری کا راستہ دکھایا ہے جس سے واضح ہے کہ وہ کردار سازی کے متعلق کیا چاہتا ہے۔ عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والے کا کردار اُجلا اور ستھرا ہوتا ہے وہ باکردار ہوتا ہے۔

3) ہمدردی کا احساس:۔

برابری کے تصور کی بدولت انسان کا دل نرم ہوتا ہے اور اس میں ہمدردانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ دوسروں کے لیے بھلائی کے جذبات اُبھرتے ہیں۔ رنگ و نسل کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے متعلق علامہ اقبال نے کہا:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

اختتامیہ:۔

عقیدہ آخرت کی بدولت بہترین معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور انسان بھی اپنے اعمال میں بہتری کی طرف گامزن ہوتا ہے۔ اس کے اثرات انفرادی اور اجتماعی طور پر مثبت ہیں۔ پاکستان کو درپیش بیشتر مسائل کا حل بھی اسی میں پوشیدہ ہے۔

سوال نمبر 3

ابتدائیہ:

تعلیم معاشرے کا حسن ہوتی ہے اور اسی کی بدولت معاشرے کی پہچان بڑھتی ہے۔ اسلام نے بھی تعلیم کے حصول کو بڑی اہمیت دی ہے کیونکہ اس سے کردار سازی کا عمل بھی تقویت پکڑتا ہے۔ اسلامی تعلیم کو بعد میں اسلامی نظام کا بھی خاص بنی نے دنیا پر بڑے اچھے اثرات چھوڑے ہیں اور یہ باور کروایا ہے اسلامی تعلیم کی صورت کمزور نہیں وہ معاشرے کو عمدگی کے ساتھ بدل سکتی ہے۔

علم کا حصول: قرآنی تصور:

قرآنِ کریم نے حصولِ علم کو بہت اہمیت دی ہے۔ پہلی وحی بھی اسی سے متعلق ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اقراء باسم ربک الذی خلق"

(العلق: 1) **ترجمہ:**

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔

احادیث میں بھی علم کے حصول کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"ماں کی گود سے لے کر قبر کی گود تک علم حاصل کرو۔"

صفہ کی درسگاہ:

اسلام کی پہلی جامعہ کے طور پر صفہ کا نام ہمیشہ تاریخ میں محفوظ رہے گا کیونکہ وہاں خود اللہ کے رسول صحابہ کرام کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ یہ ایک چبوترہ تھا جو مسجد النبوی میں واقع ہے۔ یہاں حضور کے اصحاب بیٹھ کر حضور سے علم حاصل کیا کرتے تھے۔ قرآن کی تشریحات اور علوم نبوی کا اجراء سب سے پہلے وہاں سے شروع ہوا۔ عشرہ مبشرہ کی مقدس ہستیاں بھی صفہ پر حضور سے درس لیا کرتی تھیں۔

اسلامی تعلیم معاشرے کو کیسے بدل سکتی ہے؟

1) **وراثت کے اصول:**

وراثت انسانی زندگی کا ایک اہم معاملہ ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ النساء میں اس کی مکمل وضاحت کر دی گئی کہ وراثت کی تقسیم کس طرح کی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"تمہارے ایک بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔"
(النساء)

یہی اصول آگے چل کے قانونِ پاکستان کا بھی حصہ بنے اور بہترین تقسیم کے ضامن بھی بنے۔ سیرت النبوی سے بھی واضح ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ کے نکاح کے وقت حضورؐ کے ارشاد کے مطابق حق مہر کے ساتھ ساتھ جہیز کا بندوبست اور ولیمہ کا انتظام بھی حضرت علی کی طرف سے کیا گیا۔ جس سے واضح ہوتا

ہے کہ جہیز کے بوجھ تلے لڑکی کے والدین کو نہیں دبنا چاہیے۔

5) عمدہ معاشی نظام :-

اسلام میں غرباء اور حقدار لوگوں کے لیے زکوٰۃ کا نظام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جس کے تحت امراء اور صاحبِ نصاب لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور یہ مستحق غریب لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس طرح معاشرے میں غربت کی کمی ہوتی ہے اور توازن برقرار رہتا ہے۔ صدیوں بعد برابری کے علمبردار اگر کمیونزم کے نام پر یہ بات کریں تو یہ نظام اور یہ طرزِ عمل تو صدیوں پہلے اسلام ہی دے چکا ہے۔ اسلامی تعلیم سے اگر انسان روشناس ہو تو معاشرے میں بڑا مثبت بدلاؤ آ سکتا ہے۔

> سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ نے مصارفِ زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر فرض ہے اور نہ دینے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

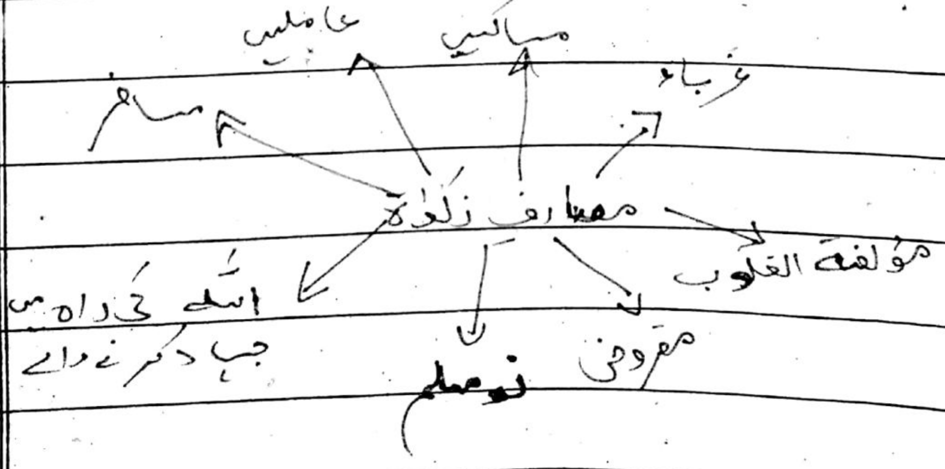

۵) **متوازن معاشرے کی تشکیل:**

جب انسان دینی علوم سے روشناس ہوتا ہے تو
وہ اُس کی حدود و قیود سے بھی آگاہ ہوتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ وہ برائیوں سے دور رہتا ہے، حسنِ عمل
کو فوقیت دیتا ہے۔ متوازن معاشرہ بھی اسی
وقت تشکیل پا سکتا ہے جب اس میں رہنے والے
لوگ باکردار ہوں۔ اسلام کا تعلق ظاہر
سے زیادہ باطن کے ساتھ ہے اس لیے کردار
کی عظمت کو اہمیت بھی حاصل ہے۔

۶) **پاکیزگی و طہارت کا درس:**

اسلامی تعلیمات پاکیزگی اور طہارت پر بہت
زور دیتی ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد
فرمایا:

"الطہور شطر الایمان"

ترجمہ:

صفائی نصف ایمان ہے۔

اگر موجودہ حالات کا جائزہ لیا جائے تو
دنیا میں وہی ممالک بیماریوں سے دور ہیں جنہوں
نے صفائی ستھرائی کو اپنایا۔ اسلام کو یہ
درس بہت پہلے سے دے رہا ہے۔ معاشرے کی
بہتری اور ترقی اسی میں پوشیدہ ہے کہ وہ صفائی
اور پاکیزگی کو اپنائے۔

۷) **سماجی رویوں میں عمدگی کا درس:**

دینِ اسلام کی تعلیمات حقوق اللہ سے

حقوق العباد پر زور دیتی ہیں کیونکہ یہ معاشرے کا توازن برقرار رکھنے کی ضمانت ہیں۔ آپ صلعم محبت اور بھائی چارہ معاشرے کی عمدہ اور شفاف تصویر پیش کرتا ہے۔ اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ حقوق العباد جو شخص پورے نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیابی کا حقدار نہیں۔

6) ضرورت مندوں کا خیال:

اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ اگر تمہاری نواح میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو حاجت مند ہے اور دست حاجت بھی نہیں بڑھا سکتا تو اس کا بھرپور خیال رکھنا چاہیے۔ اس مقدس دین نے ہمیں انسانیت سے پیار کرنے کا درس دیا ہے۔

بڑھا سکو تو بڑھاؤ وقار انسانی
جو ہو سکے تو شکستہ دلوں سے پیار کرو

اختتام:

اسلام کی مقدس تعلیمات معاشرے کو بہترین بنانے اور اس کا مثبت چہرہ سامنے لانے کے لئے بہت مفید اور کارگر ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم کس قدر ان پر عمل پیرا ہیں۔ دنیا کی سب سے زیادہ متاثر کرنے والی ذات حضور ﷺ کی ہے جنہوں نے 23 برس کے عرصے میں سوا لاکھ لوگوں کو تعلیمات اسلام سے متاثر کیا۔

سوال نمبر ۲

اسلام میں خواتین کے حقوق :-

اسلام نے خواتین کو بے پناہ عظمت اور توقیر بخشی ہے۔ دورِ جاہلیت میں بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اور یہ طریقہ صدیوں سے چلا آ رہا تھا۔ اسلام نے اس طرزِ زندگی کو بہترین اصول دیئے اور عورت کی عزت کا پاس رکھتے ہوئے اس کو مقامِ کمال عطا کر دیا۔ حضورؐ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان کی پیاری صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تشریف لاتیں تو حضورؐ کھڑے ہوتے اور ان کا ماتھا چومتے اور انہیں اپنے ساتھ اپنی چادر پر بٹھاتے۔ عورت کو اسلام نے بھرپور حقوق دیئے ہیں جس کی گواہی سورۃ النساء دیتی ہے۔ بلکہ قرآن کی ایک پوری سورۃ عورت سے منسوب ہے اس سے زیادہ اہمیت کیا ہوگی۔

۱) حقوقِ وراثت :-

اسلام نے خاتون کو وراثت میں شامل کیا ہے جبکہ اس سے پہلے تو یہ تصور بھی ممکن نہ تھا کہ خاتون کو وراثت بھی دی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"تمہارے ایک بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔"

۲) خاتونِ خانہ کا امتیازی مقام :

اسلام نے آدمی کو باہر کے معاملات کا اجارہ دار

بنایا ہے جبکہ گھریلو معاملات میں خاتونِ خانہ
کو مختار بنایا ہے کہ وہ گھریلو معاملات میں بہتری
کو فروغ دے۔ مشورے کو اسلام نے عورت کا
امر ضرور بنایا ہے لیکن حق تلفی کی اجازت ہرگز
نہیں دی۔

3) **زیب وزینت کا حق:۔**

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو زیب وزینت کا بھی
پورا حق دیا ہے مگر حدود کے دائرے کو اختیار
کرنے کا بھی درس ملتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ
ہے:

"اللہ جمیل و یحب الجمال"

ترجمہ:

اللہ جمیل ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔
لہذا اسلام اس بات سے نہیں روکتا کہ زیب
وزینت کو اختیار نہ کیا جائے لیکن جو حدود اسلام
نے بتائی ہیں اُن کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

4) **حصولِ تعلیم کا حق:۔**

اسلام نے حصولِ تعلیم پر بہت زور دیا ہے اور وہ
خواتین کے حصولِ تعلیم کا بھی اتنا ہی زیادہ قائل
ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت عائشہ
صدیقہ رضؓ پردے میں بیٹھ کر لوگوں کو درس دیا
کرتی تھیں اور تقریباً 70,000 کے قریب اصحابِ رسول

ایسی ہیں جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے قرآن کی تعلیم اور علوم نبوی کا فیض حاصل کیا۔ لہٰذا اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے اگر خواتین کو حصول تعلیم کا حق نہ ہوتا تو حضرت عائشہؓ اتنے اصحاب رسول کو پڑھانے کے قابل کیسے ہوتیں۔

ز) امہات المومنین کا مقام:

امہات المومنین کو اسلام نے مومنوں کی مائیں اس لئے کہا ہے کہ وہ ازواجِ رسولؐ ہیں اور ان کے لئے مومنوں کے دلوں میں احترام ڈالنے کے لئے انہیں مومنوں کی مائیں کہا گیا ہے۔ اس قدر احترام اسلام نے خواتین کو دیا ہے۔

ح) جہاد میں برابر شرکت کا حق:

اسلام جب نازل ہوا تو وہ قبائلی زندگی کا دور تھا۔ جہاد چونکہ اسلام میں بڑی اہمیت کا حامل ہے اس لئے خواتین کو اس حق سے بھی محروم نہیں کیا گیا کہ وہ جہاد میں شرکت نہ کر سکیں بلکہ مردوں کے شانہ بشانہ ہمیں خواتین کی شرکت نظر آتی ہے۔

> حضرت سمیہؓ اسلام کی پہلی شہید خاتون ہیں اور یہ حضرت عمار بن یاسر کی والدہ ماجدہ ہیں۔

مغربی خواتین کا احوال

1) خاندان میں انفرادیت سے محروم:

مغربی معاشرہ خاندان سے بالکل محروم ہے اس

اس لیے وہاں کی خاتون بھی خاتونِ خانہ ہونے کے منصب سے محروم ہے۔ اسلام کے نظام جو چاشنی ہے وہ مغرب سے کہیں بلند ہے اور مغرب اس سے کوسوں دور ہے۔

۷) شفقتوں سے محروم:

مغربی عورت خاندان کی عدم دستیابی کی وجہ سے شوہر اور دیگر افراد کی شفقتوں سے بھی محروم ہے۔ اسی لیے وہاں ڈپریشن کے بڑھتے ہوئے اثرات ہمیں نظر آتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اسلام نے خواتین کے لیے بہترین بندوبست کیا ہے۔

تقابلی جائزہ:

دونوں خواتین کا تقابل یہ بتاتا ہے کہ اسلام پر عمل پیرا خواتین مغربی خواتین سے زیادہ محفوظ ہیں اس لیے ہیں کہ وہ خاندانی نظام میں منسلک ہیں اور اُن کے مسائل حل ہونے سے پہلے ان کا خاندان اُن کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے جبکہ مغربی خاتون کو اکیلے کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں تمام تر حدود و قیود میں رہتے ہیں اسلام نے عورت کو بہترین حقوق دیئے ہیں۔ وہ معاشی، سماجی، اخلاقی ہر حوالے سے محفوظ رہتا ہے۔

اختتامیہ:

عورت کا منصب بہت مقدس اور عزت و تکریم والا ہے۔ اس کا موازنہ جب مغربی خاتون سے کیا جائے تو مسلمان خواتین زیادہ حقوق کو

DATE: ____________

حاصل کر لیں اور خودمختار ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔